بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث دہلی

نگران اصول
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

جلد ۸ | ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق رجب المرجب سنہ ۱۳۵۹ ہجری | نمبر ۵

جمع وترتیب قرآن

گذشتہ سے پیوستہ

(۳)

اسی ذیل میں ایک آخری چیز کا ذکر بھی مفید ہوگا سب جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو قرآن کے علاوہ بھی حدیثوں کی شکل میں تعلیم دیا کرتے تھے ان حدیثوں کے متعلق علماء کا خیال ہے کہ ان کا ایک حصہ تو وہ ہے جسے قرآن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استنباط فرماتے تھے۔ کبھی اس کو ظاہر بھی فرما دیتے اور کبھی صرف حکم دیتے تھے۔ لیکن یہ دعویٰ کہ قرآن کے سوا آنحضرت جو کچھ فرماتے تھے سب قرآن ہی سے ماخوذ ہوتا تھا۔ صحیح نہیں ہے بعض باتیں آپ کو وحی کے ذریعہ بھی معلوم ہوتی تھیں اگرچہ وہ قرآن نہیں ہوتی تھیں لیکن ان کے علم کا ذریعہ بھی وہی وحی تھی جس ذریعہ سے قرآن اترا تھا۔ صحابہ کرامؓ کا اس قسم کے احکام کے متعلق ایک خاص محاورہ تھا یعنی اس مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ یہ بھی فیما نَزَلَ مِنَ القرآن میں سے ہے یعنی جس ذریعہ سے قرآن نازل ہوا ہے اسی ذریعہ سے یہ حکم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا۔ یہ ایک صاف کھلی ہوئی بات تھی لیکن چشم بداندیش کو یہاں بھی بری نظر آئی۔ لوگوں نے اڑا دیا کہ صحابہؓ کی غرض یہ تھی کہ یہ حکم بھی قرآن کا جز تھا۔ اب جب لوگوں کو قرآن میں ملا نہیں تو اول قول دیوانوں کی بکواس بکنے لگے۔ حالانکہ اس کا صاف کھلا ہوا مطلب وہی ہے جو میں نے عرض کیا۔ جن احکام کے متعلق یہ الفاظ آئے ہیں ان کی اندرونی بیرونی شہادتوں سے بھی کھلم کھلا یہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جو معلوم نہ کرنا چاہتا ہو اُسے کون معلوم کرا سکتا ہے۔ دعا قنوت

کیمتعلق بعض کمزور روایتوں میں جو کچھ آیا ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے۔

اسی طرح بائبل کے بعض احکام کے متعلق حضورؐ نے فرمایا کہ "یہ کتاب کا حکم ہے" مثلاً بنی قریظہ کے یہودیوں کے متعلق حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جب فیصلہ کیا تو اس وقت فرمایا گیا کہ حکم اللہ کے مطابق تم نے فیصلہ کیا۔ مراد اس سے توراۃ تھی کہ اس میں عہد شکنی کی وہی سزا تھی جو حضرت سعد نے تجویز فرمائی۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے ایک دن فرمایا کہ شادی شدہ زانی کی سزا سنگساری جسے اسلام نے بھی قائم رکھا ہے یہ "کتاب" کا مسئلہ ہے ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت سعد والی حدیث میں حکم اللہ سے تورات مراد ہے یہی مراد یہاں بھی لینا چاہیئے[۱] - اور واقعی تورات میں زانی کی یہی سزا ہے بلکہ اس پر عہد نبوت میں عبداللہ بن صوریا عالم یہود سے مناظرہ بھی ہوا تھا۔ جس کا واقعہ حدیثوں اور تاریخوں میں موجود ہے لیکن لوگوں نے رجم کے قصہ میں کتاب اللہ سے قرآن مراد لے لیا۔ اور لگے ڈھونڈھنے اس کو قرآن میں۔ نہیں ملی تو وہی دور از کار باتیں بنانے لگے۔ اسی طرح بعض دفعہ کسی صحابیؓ کو بجنسہ قرآن کی آیت یاد نہ رہی اور ضرورت اس کے ذکر کی ہوئی جیسے آج بھی کسی کو آیت یاد نہیں ہوتی تو اس کا ترجمہ اور حاصل مطلب بیان کرکے کہتا ہے کہ قرآن میں یوں ہی آیا ہے۔ اسی طرح صحابی نے حاصل مطلب کو قرآن کی طرف منسوب فرمادیا جیسے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حرص دنیا کے متعلق ارشاد فرمایا کہ آدمی بہت لالچی ہے کسی چیز سے اس کا پیٹ نہیں بھرتا قرآن میں خلق الانسان هلوعا میں اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ لیکن لوگوں نے بجنسہ حضرت ابوموسیٰ کے حاصل مطلب والے الفاظ کو قرآن میں تلاش کرنا شروع کیا حالانکہ اس سے بڑھکر کوئی حماقت اور کیا ہوسکتی ہے اپنے نسب کو غلط طریقے سے بیان کرنے کی قرآن میں ممانعت حضرت عمرؓ نے حاصل معنی کو بیان کیا لوگوں نے سمجھا کہ یہی بجنسہ قرآن کے الفاظ ہیں حضرت اُبیؓ نے مخلصین له الدین الدین کا جو لفظ ہے اس کی شرح میں فرمایا کہ مجوسیت، یہودیت، عیسائیت وغیرہ مراد نہیں ہے بلکہ غیر حنیفہ مراد۔ لوگوں نے اس تفسیر کو سمجھا کہ وہ بھی قرآن میں ہے۔ یاللعجب گویا پوری بیضاوی کبیر سب قرآن ہے۔ کچھ اسی قسم کا مغالطہ سورۃ الناس والفلق کے متعلق بھی واقع ہوا ہے۔ اگرچہ روایت حد درجہ ضعیف ہے لیکن چونکہ ذکر کیا جاتا ہے اس لئے اسکا بھی جو واقعہ ہے درج کیا جاتا ہے۔ قصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ جس طرح حق تعالیٰ کی طرف سے نازل ہیں۔ اسی طرح سورۂ فاتحہ کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ خدا ہی کے ہیں لیکن خود قرآن میں "السبع المثانی" کے نام سے و

---

[۱] ورنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مسئلہ رجم کے متعلق یہ کہنے کی کیا ضرورت ہوئی رجمتها لسنة رسول الله (میں نے اسے سنگسار رسول اللہ کی سنت کے ذریعت کیا ہے (بخاری) بلکہ اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ جلدتہ بکتاب اللہ (کوڑے قرآن کے مطابق مارے گئے) معلوم ہوا کہ رجم کے حکم کا تعلق قرآن سے نہیں ہے۔ ایسی صورت میں حضرت عمرؓ کے لفظ والرجم کتاب اللہ، میں کتاب اللہ سے یقیناً تورات ہی مراد ہے آخر قرآن جس کتاب کو کتاب کہتا ہو اور اس کے ماننے والوں ہی اہل کتاب ہو حضرت عمرؓ نے اگر اس کو کتاب کہا تو اس میں کیا مضائقہ ہے ۱۲

. . . . القرآن العظیم" سے الگ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ تو بندے کی طرف سے درخواست ہے جو حق تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے خود ہی مرتب فرما کر ہمارے حوالہ کیا ہے جیسے عموماً درخواست کا مسودہ سرکاری محکموں میں دیدیا جاتا ہے اور قرآن اس درخواست کا جواب ہے۔ نوعیت چونکہ بدلی ہوئی ہے اسلئے باوجود لفظاً ومعنیً وحی ہونے کے اس کو خود قرآن ہی میں قرآن سے جدا کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ سورہ الناس والفلق کے نزول کی غرض وہ نہیں ہے جو دوسری سورتوں کی ہے بلکہ ان دونوں کی حیثیت الگ ہے وہ خیال کرتے تھے کہ یہ دونوں سورتیں جھاڑ پھونک تعوذ کیلئے نازل ہوئی ہیں کہتے تھے انما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتعوذ بھما۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ ان سے تعوذ دہائی کا کام لیا جائے) اور دونوں سورتوں کے مضامین سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ ان دونوں سورتوں کے الفاظ ومعنی خدا کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ جو حال سورہ فاتحہ کا ہے ایک دوسری حیثیت سے یہی حال ان دونوں سورتوں کا ہے۔

مضمون اگرچہ مختصر ہے لیکن شاید قرآن کے جمع و ترتیب کے متعلق جتنی غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں ان کا ازالہ بحمد اللہ اصل واقعات کی روشنی میں کر دیا گیا ہے میں جناب سے آخر میں یہ عرض کرونگا کہ اس قسم کے خام مضامین جیسے پروفیسر اجمل کا ہے ان کو شائع کرکے اپنے اخبار کو ضعفاً الایمان مسلمین کیلئے وجہ فتنہ نہ بنائیے ماسوائے اس کے اس قسم کی باد رہوا باتوں کو دشمن لے اڑتے ہیں اور آج شکی دنیا میں بنی آدم کے پاس لے دے کر جو ایک

"لاریبی سرمایہ"

قرآن کا رہ گیا ہے اس میں بھی شک اندازی کی کوشش کرتے ہیں۔ اوروں کی ناک کٹ چکی ہے جن جن کو جو کچھ ملا تھا سب کھو بیٹھے اب وہ چاہتے ہیں کہ جو چیز ہمارے پاس نہیں رہی ہے وہ مسلمانوں کے پاس کیوں رہے لیکن بحمد اللہ ہمارا معاملہ صاف ہے خاکسار نے جو کچھ عرض کیا ہے پس بات کل اتنی ہے اور استشراقی پھونکوں سے اس آسمانی روشنی کو بجھانا ناممکن ہے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون جو انجام پادریانہ کوششوں کا ہو چکا ہے۔

استشراق کے بھیس میں دعا تحقیق کیا تھا جو لوگ میدان میں اب اترے ہیں اور سنڈوں کی رشوت دیکر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج سے لوگوں کو توڑ کر ہم ہی پر حملہ کرانا چاہتے ہیں انشاءاللہ یہ وار بھی خالی جائیگا بل الذین کفروا فی تکذیب واللہ من ورائھم محیط بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ۔

نوٹ:۔ میری مستقل تصنیف "الکتاب" کا تفصیل کے لئے انتظار کیا جائے کاش اکوئی صاحب ہندوستانی مذاہب (ویدک۔ جین۔ بدھ) کی اساسی کتابوں کے متعلق میری کچھ امداد کرتے اور اس زمانہ میں جرمنی۔ فرانس۔ انگلستان امریکہ کے محققین نے جو کچھ تاریخی تنقید ان کتابوں پر کی ہے پھر ان مذاہب کے علماء نے جو کچھ اس کے بعد لکھا ہے جمع کرکے مجھے بھیجدیتے تو قرآنی مواد اور بائبل کے تاریخی معلومات کے ساتھ ملا کر میں اس کتاب کو شائع کرا دیتا۔

باقی اگلے صفحہ ۶ پر ملاحظہ ہو